پروفیسر غلام رسول عدیم

رشاد خلیفہ

ایک جھوٹا مدعیِ رسالت

ایک اطلاع کے مطابق امریکہ کے ایک مشہور مدعیِ رسالت ڈاکٹر رشاد خلیفہ کو ۳۱ جنوری ۱۹۹۰، رات دو بجے تیز دھار آلے سے قتل کر دیا گیا۔ یہ خبر انٹرنیشنل عربی اخبار "المسلمون" کے حوالے سے ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی بابت ۹ تا ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ (جلد ۸، شمارہ ۳۸) میں چھپی ہے۔ ڈاکٹر رشاد خلیفہ کا مسکن امریکہ کی ریاست ARIZONA (اری زونا) کا شہر TUCSON (ٹوسان) تھا۔

وہ ایک عرصۂ دراز سے بظاہر قرآن و اسلام کی خدمت کر رہا تھا مگر بباطن اسلام کی جڑیں کاٹ رہا تھا تا آنکہ تین سال قبل رسالت کا دعویٰ کر دیا۔

تاریخ شاہد ہے ملحدین و دین بیزار افراد نے اصلاحِ دین کے پردے میں اپنے ناپاک عزائم کے لیے جو تحریکیں اٹھائیں انہیں پروان چڑھانے کے لیے ابتدائی مراحل میں وہ حمایتِ دین کے علم بردار بن کر ابھرے۔ اسی فریب کاری سے عوام میں مقبولیت حاصل کی اور پھر جب ان کی تجدیدی مساعی کی ساکھ قائم ہو گئی تو اپنی دو فطرتی کا اس انداز سے مظاہرہ کیا کہ ان کی مقصد برآری بھی ہونے لگی اور ناپختہ کار لوگوں کا ایک ہجوم بھی ان کے ساتھ گمراہی کی راہوں پر چل نکلا۔

ایسے دسیسہ کاروں کا طرزِ عمل یہ رہا ہے کہ وہ اپنے باطل خیالات کی پرورش کے لیے کسی قدر اس میں سچائی بھی شامل کر لیتے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو کوئی ان کی آواز پر کان نہ دھرتا۔ آغازِ کار ہی سے ان کا پول کھل جاتا۔ ایسی تحریکوں کی مثالیں ماضی بعید میں بھی ملتی ہیں اور ماضی قریب میں بھی۔

آغازِ اسلام میں اہلِ تشیع نے بھی کچھ ایسا ہی انداز اختیار کیا۔ اکثر صحابۂ کرام کی تکفیر و تفسیق اور ازواجِ مطہرات کی تنقیص کے جراثیم سوسائٹی میں پھیلانے کے لیے اہلِ بیتؓ کی محبت کا سہارا لیا۔ صحابۂ کرامؓ سے بے اعتنائی کے نتیجے کے طور پر ان احادیثِ نبویہ سے گلو خلاصی کرائی جو ان صحابہؓ سے مروی تھیں۔ ان صحابہ پر بد اعتمادی کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ان کی مرویات کو رد کر دیا جائے۔ یوں وہ اہلِ بیتؓ سے محبت کے دعوے کے باوجود صحابہؓ کی پاکیزہ سیرتوں اور عملاً سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند اقوال و فرمودات اور آپ کی سیرتِ طیبہ سے علمی و عملی استفادے سے محروم رہ گئے۔

انیسویں صدی کے وسط آخر اور پھر بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی دعوئ نبوت سے پہلے آریہ ساجیوں اور مسیحیوں کے خلاف مناظرِ اسلام بن کر اٹھا۔ اسلام کی صداقت کی حمایت میں مقالے لکھے، مناظرے کیے، تقریریں کیں مگر جب اپنی مقصد برآری کے لیے دور تک آگے نکل گیا تو مجدد، محدث، مثیلِ مسیح حتیٰ کہ دعوئ نبوت سے بھی گریز نہ کیا۔

کچھ ایسا ہی حال عالیجاہ محمد کا تھا۔ عالیجاہ نے سیاہ فام امریکیوں کو اسلام اور قرآن کی طرف بلایا۔ بظاہر یہ دعوت بڑی خوش آئند تھی مگر استدادِ وقت کے ساتھ ساتھ وہ ایک نسلی تحریک زیادہ بن گئی اور دینی کم جس میں سیاہ فام ازلی دیوتا تھے اور سفید فام امریکی ان کے پیدا کردہ شیطان۔ بعینہٖ یہی حال گذشتہ چند برسوں سے ڈاکٹر رشاد خلیفہ کا تھا۔ رشاد خلیفہ نے ایک داعیِ اسلام کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا مگر اس کی دعوت ایک خاص نقطہ پر مرکوز تھی۔ اسے اسلاف کی دینی خدمات اور قرونِ خیر کی خیریت پر اعتماد نہ تھا۔ اس کی تجدد پسندانہ اور ریاضیاتی ساخت و بافت نے دین کی آڑ

میں ایک نئی گمراہی کو جنم دیا۔

۱۹ کا عدد اس کی تمام تر صلاحیتوں کا مرکز تھا۔ ۱۹ کے عدد سے وہ بنا بر نظر اپنے دو مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا

(۱) قرآن دنیا کی طرف خدا کا آخری پیغام ہے اور ۱۹ کا عدد اس کی تصدیق کرتا ہے۔ خدا کا واحد ہونا حروف ابجد کے اعتبار سے ثابت ہے و + ا + ح + د

۱۹ = ۴ + ۸ + ۱ + ۶

یہی وحدانیت الٰہی قرآن کا مقصود اصلی ہے۔

(۲) قرآن ہر طرح کی آمیزش، نقص و زیادت سے پاک ہے۔

اس نے اپنے پہلے دعوی کی تردید اس تعبیر سے کر دی جو سنت کے انکار پر مبنی تھی۔ اس نے کہا کہ سنت کی پیروی گمراہی اور بت پرستی ہے۔ یوں منکر حدیث ہو کر رشاد خلیفہ قرآنی بصیرت کھو بیٹھا۔ اس کی کتاب "The Computer Speaks: God's Message to the World" نے دنیا کو چونکا دیا اور لوگ اس کی قرآن میں ریاضیاتی کوششوں کے معترف ہو گئے۔

جہاں تک اس کے دوسرے مقصد کا تعلق ہے وہ اس سے بھی انحراف کر گیا۔ جب بعض قرآنی آیات اس کے خود ساختہ ریاضیاتی کلیوں کے مطابق نہ نکلیں تو اس نے ان آیات ہی سے انکار کر دیا۔ مثلاً اس نے سورۂ توبہ کی آخری دو آیتوں کو وضعی اور الحاقی کہہ کر خود ہی قرآن میں عدم نقص و زیادت کی تردید کر دی۔ اس نے کہا

"The Computer exposes an historical crime. Tampering with the word of God. Two false verses unveiled in Quran. (P4)

Nine violations of the Quran mathematical code were discovered. All nine violations have been found in the last two verses of Sura 9.①

کمپیوٹر نے ایک تاریخی جرم کا اظہار کر دیا۔ خدا کے کلام میں تحریف۔ قرآن میں دو وضعی آیات نکل آئیں۔ قرآن کے ہندسی ضابطے میں نو (۹) نقائص دریافت کر لیے گئے۔ یہ تمام نو نقائص سورت نمبر ۹ کی آخری دو آیتوں میں پائے گئے ہیں۔

بہت سے نو مسلم رشاد خلیفہ کو سچا رسول سمجھنے لگے کیونکہ وہ بڑے وثوق سے دعوی کرتا کہ وہ اپنی اس تحقیق سے قرآن کی زبان و بیان کی پاکیزگی کو ثابت کر رہا ہے۔ اس کے جھانسے میں آنیوالے زیادہ تر وہ لوگ تھے جو علم دین کا ضروری علم نہیں رکھتے بلا علم تو قبول کر لیتے ہیں ان کی علمی سطح مبادیات سے اوپر نہیں جاتی۔

تاہم بعض ثقہ قسم کے علماء نے اس کی گرفت کی اور اس کے ان خود ساختہ نظریات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا باوجودیکہ وہ ان سے قرآن ہی کی حقانیت ثابت کرتا دکھائی دیتا تھا۔

آج سے دس برس پہلے ممتاز عالم دین مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے بجا طور پر کہا تھا کہ عددیات کا باطل علم قدیم اساطیری ادوار کی پیداوار ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ عوام میں جو ۷۸۶ کے عدد کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نسبت سے اہمیت تسلیم کی جاتی ہے مولانا ہاشمی نے اس کو بے جواز اور بے کار بتایا۔ قرآنی آیات کو عددی شکلیں دے کر ان سے تعویذ بنانا بھی بیکار مشغلہ اور ضعیف الاعتقادی کا نتیجہ قرار دیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ۱۹ کے عدد کی اہمیت سب سے پہلے نویں صدی عیسوی میں قرامطہ کے ہاں ملتی ہے پھر ان قرامطہ کی بگڑی ہوئی شکل بھائی فرقہ کے ہاں ۱۹ کا عدد بڑی اہمیت کا حامل ہے اس

① Muslim Perspective March, 1985 published Monthly by Masjid Tucson P II

کی وجہ یہ ہے کہ بہائی فرقۂ باطلہ کے بانی محمد علی باب کی تاریخ پیدائش ۱۸۱۹ء ہے۔ ان اعداد کا مجموعہ ۹+۱+۸+۱=۱۹ بنتا ہے۔ بہائیوں نے ۱۹ کے عدد کو مرکزِ کائنات مانا اور اسے اسرارِ کائنات کا اصل سرچشمہ قرار دے لیا ہے۔ بہائیوں نے سال کے ۱۹ مہینے قرار دیے اور ہر مہینے کے ۱۹ دن بنائے یوں ان کا کیلنڈر بھی ۱۹ کے عدد کے گرد گھومنے لگا۔

یہی ۱۹ کا ہندسہ جو بہائیوں کے ہاں بڑا مقدس اور معنی خیز ہندسہ قرار دیا جاتا تھا اسی پر رشاد خلیفہ نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنے کی ٹھان لی۔ اسے مرکز بنا کر اس نے کئی کتابیں لکھیں جن میں اہم یہ ہیں:

1) The perpetual Mirac of Mohammad 1976
2) Mujeza Al-Quran Al-Karim 1980
3) The final Scripture 1981
4) Quran, Hadeth and Islam 1982
5) Visual presentation of the miracle 1982

عام مسلمانوں کے علاوہ رشاد کے بھرے میں آنے والوں میں مشہور مناظرِ اسلام احمد دیدات کا نام سرِفہرست ہے۔ وہ اس کی گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں انہوں نے Al-Quran an ultimate Miracle ایک مختصر کتاب لکھ کر رشاد کے افکار و دلائل کا خلاصہ پیش کیا۔ بعد ازاں اسی موضوع پر احمد دیدات کا ایک لیکچر بعنوان Al-Quran a visual Miracle بھی پوری دنیا میں ٹیپ کر کے مفت تقسیم کیا گیا۔

کچھ عرصہ بعد رشاد خلیفہ نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ اس نے ۱۹ کے عدد کی مدد سے قیامت کی صحیح تاریخ بھی معلوم کر لی ہے۔ جب اس کی جسارت یہاں تک آ پہنچی تو احمد دیدات سمیت بہت سے مسلمان اس سے بدظن ہو گئے۔ اس کے معترفین نے اس کی مخالفت کرنا شروع کر دی

کئی تاثراتی و جذباتی مضمون لکھے گئے۔ اس کی اسی بے ادبی کے پیشِ نظر جید علماء سے استفسار کیا گیا۔ دنیائے اسلام کے معروف ترین عالمِ دین شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز (سعودی عرب) نے اس کے ارتداد کا فتویٰ دیا۔ اسی دوران میں رشاد خلیفہ نے مصری سکونت ترک کر کے امریکہ میں مستقل اقامت اختیار کر لی۔ امریکہ کی ریاست اریزونا کے شہر توسان میں بیٹھ کر ایک ماہانہ خبرنامہ جاری کیا جس کی بے شمار کاپیاں امریکہ اور کینیڈا کے سارے اسلامی حلقوں میں مفت تقسیم کیں۔ محدود علم کے نو مسلم اس کی گرفت میں جلد آ جاتے بالخصوص وہ خواتین جو پردے کی حامی نہ تھیں یا وہ اسلامی لباس کے حق میں نہ تھیں وہ اس کے جھانسے میں زیادہ آتیں کیونکہ رشاد خلیفہ نے ساتر لباس کو کوئی اہمیت نہ دی اور اس بات کی بھی اجازت دے دی کہ عورتیں اور مرد ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

رشاد خلیفہ کے عقائدِ باطلہ اور ان کی تردید ایک مستقل مقالے کا متقاضی ہے۔ تاہم اس مدعیٔ رسالت کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ ۱۹ حروف پر مشتمل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آیت قرآن کا ایک معجزاتی عددی ضابطہ ہے۔ یہ معجزاتی ضابطہ سورۂ مدثر کی آیت ۳۰ کا مبنیٰ ہے اور یہ آیت "علیہا تسعۃ عشر" پورے قرآن کی عددی و ریاضیاتی معجز نمائی کی اساس ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ ۱۹ اور اس کی جمعی، تقسیمی اور ضربی شکلیں پورے قرآن کو محیط ہیں۔ جو آیات قرآنی اس ضابطے پر پورے نہیں اترتیں وہ وضعی ہیں۔

حروفِ مقطعات جو قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں ان میں اس نے عددی اسرار تلاش کیے ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ قرآن جیسی ادبی کتاب میں ریاضیاتی صحت ضابطہ اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ یہ کام انسانی قوت سے ماورا ہے۔ چونکہ آج کا دور انسان کے عقلی اولاد کے بجائے

اس کی معنوی اولاد معجزاتی چپ (CHIP) (سیلیکون چپ جس کی مدد سے کمپیوٹر کا انقلاب آیا) اور الیکٹرانک ساحروں یعنی کمپیوٹروں کا دور ہے قرآن اسی چیلنج کو قبول کرکے کمپیوٹر کے لوازم پر پورا اُترتا ہے، اس سے اس کا معجزہ اور وحی ہونا ظاہر ہے۔ مزید یہ کہ ۱۹ اور اس کی مختلف ہندسی بیئتیں، وہ عزلی ہوں جمعی ہوں یا تقسیمی قرآن کی صحیح تعبیر پیش کرتی ہیں۔

رشاد خلیفہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ رسول ہے نبی نہیں کیونکہ قرآن کریم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا ہے خاتم الرسل نہیں کہا۔

رشاد خلیفہ نے اپنی کتاب Quran: Visual Presentation of Miracle کے پہلے ۲۴۶ صفحات میں نام نہاد "۵۲ طبعی حقائق" پیش کرکے اعداد و شمار کے گوشوارے دیے ہیں۔ عام قاری ان سے مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن جب ان پر گہرا غور کیا جائے تو اس مدعیٔ رسالت کے افکار کا تار و پود بکھر کر رہ جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ابو امینہ بلال فلپس کی کتاب The Quran's numerical Miracle, Hoax or Heresy لائق مطالعہ ہے۔

بقیہ: فقہی اختلاف کا پس منظر

ایک دن انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی قبر کے نزدیک (مسجد امام اعظم کے جنوبی جانب میں امام اعظمؒ کی قبر ہے) فجر کی نماز پڑھی اور قنوت کی دعا نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ کے ادب کی وجہ سے اور کہا کہ بسا اوقات ہم عراقی مذہب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

خلیفہ ہارون رشیدؒ نے امام مالکؒ سے کہا۔ میں آپ کی کتاب حدیث "الموطأ" کو کعبہ میں لٹکا دوں گا اور لوگوں سے کہوں گا کہ صرف ان روایات پر عمل کریں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) نے فروعی مسائل میں اختلاف کیا اور مختلف ملکوں میں چلے گئے، اور ہر ایک حکم رسول نافذ ہے۔ (کسی کو پابند نہیں کرنا چاہیے) خلیفہ ہارون الرشیدؒ کو یہ بات پسند آئی۔ اس سے پہلے خلیفہ منصور کے ساتھ بھی امام مالک کا یہی قول تھا۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ فقہی اختلافی مسائل میں جو روایت زیادہ مستند اور قوی ہو اسی کو ترجیح دی جائے۔ ائمہ اربعہ بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کی تحقیق سے استفادہ کیا جائے اور ظاہر الروایۃ کے مسائل کو ترجیح دی جائے۔ ان کے خلاف مسائل کو بُری نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ وسیع القلبی سے کام لے کر تمام مذاہب اہل سنت کے پیروکاروں کو اپنا مسلمان بھائی سمجھ لیا جائے اور ان کے ساتھ بحث و مناظرہ سے اجتناب کیا جائے۔ سب ہی ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں، ان کے ساتھ احترام سے پیش آئیں، اپنے ملک کے اندر بھی مسجد حرام اور مسجد نبوی جیسا منظر پیش کرنے کی کوشش کریں جہاں تمام مذاہب کے لوگ حنبلی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان جو دشمنانِ اسلام نے نفرت و تعصب کو اُبھارا ہے اس کو خیرباد کہہ کر اسلامی اخوت کا منظر پیش کریں۔

الشریعۃ اکیڈمی گوجرانوالہ

کے زیرِ اہتمام

دینی مدارس کے طلباء کے درمیان

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

ڈائریکٹر الشریعۃ اکیڈمی پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ